REGD- No-L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹ ۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ ″

ربوہ

۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ
یوم جمعہ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۹ اخاء ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۸ اکتوبر بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

کل حضور کی عام طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ حسب معمول تین مرتبہ حضور کو ورزش اور چلنے کی مشقیں کرائی گئیں۔ رات نیند دیر سے آئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو خدا تعالیٰ پر ایمان بڑی چیز ہے۔ یہ ایمان ہی تھا جس نے صحابہؓ سے عظیم الشان کام کرائے

انہوں نے اپنی عملی حالت میں دکھا دیا کہ انہوں نے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے

"میں پھر صحابہ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے انہوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی۔ جس نے ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی ملک چھوڑا، جائدادیں چھوڑیں، احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر کے دکھایا۔ کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا ورنہ بالمقابل دنیاداروں کے منصوبے اور تدبیریں اور پوری کوششیں اور سرگرمیاں تھیں وہ کامیاب نہ ہو سکے ان کی تعداد، جماعت، دولت سب کچھ زیادہ تھا مگر ایمان نہ تھا اور صرف ایمان ہی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے اور کامیابی کی صورت نہ دیکھ سکے۔ مگر صحابہؓ نے ایمانی قوت سے سب کو جیت لیا۔ انہوں نے جب ایک شخص کی آواز سنی۔ جس نے باوجودیکہ اُمّی ہونے کی حالت میں پرورش پائی تھی۔ مگر اپنے صدق اور امانت اور راستبازی میں شہرت یافتہ تھا جب اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں یہ سنتے ہی ساتھ ہو گئے۔ اور پھر دیوانوں کی طرح اس کے پیچھے چلے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ صرف ایک ہی بات تھی جس نے ان کی یہ حالت بنا دی۔ اور وہ ایمان تھا۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ پر ایمان بڑی چیز ہے۔"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو کل بھی گردوں میں بوجھ محسوس ہونے کے علاوہ متلی اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ کل شام ٹمپریچر ۹۸.۶ تھا۔ ضعف تاحال بہت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا انگلستان سے واپس تشریف لا رہی ہیں

آپ ۲۲ اکتوبر کو کراچی پہنچیں گی۔ احباب بخیریت واپسی کیلئے دعائیں کریں

لنڈن ۱۸ اکتوبر (بذریعہ تار)

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب نائب امام مسجد لنڈن اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور آپ کی صاحبزادی صاحبہ مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار پی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ لنڈن سے واپس پاکستان تشریف لے جا رہی ہیں۔ آپ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۲ اکتوبر بروز دوشنبہ ۱۲ بجے شب کراچی پہنچیں گی۔

احباب جماعت توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضرت سیدہ مدظلہا اور آپ کی صاحبزادی صاحبہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ اس کے فضل سے بخیر و عافیت تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین

سید کمال یوسف صاحب ۱۸ اکتوبر کی شام کو ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب آج مورخہ ۱۸ اکتوبر بروز جمعرات شام کو خیبر میل ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں (بوکالت تبشیر)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی علالت

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت کل بھی اچانک زیادہ ناساز ہو گئی۔ ۲ بجے سہ پہر کے قریب پہلے کی طرح شدید دورہ پڑا۔ اس کے بعد رات دس بجے تک بار بار دورہ پڑتا رہا۔ اس کے بعد طبیعت قدرے سنبھل گئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اکتوبر ۶۲ء

یورپ کے دل میں مسجد کی تعمیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ "سوائے ان باتوں کے جن میں حکومت ہمارا ہاتھ روک دیتی ہے ---- ادنیٰ سے ادنیٰ اسلامی حکومت جاری کرنا اور اسلامی حکومت کا ہر نقشہ دنیا میں قائم کر دینا ضروری ہے ---- ہم نے تو کبھی ---- یہ بات نہیں چھپائی کہ ہم دنیا میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں بلکہ ہم کھلے طور پر کہتے ہیں کہ ہم اسلامی حکومت دنیا میں قائم کر کے رہیں گے (انشاء اللہ) ہم جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تلوار اور فتنہ و فساد کے زور سے ہم اسلامی حکومت قائم نہیں کریں گے بلکہ دلوں کو فتح کر کے اسلامی حکومت قائم کریں گے۔"
(الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۳۷ء)

اس سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کس عظیم الشان مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے کھڑی کی ہے۔ ساری دنیا میں اسلامی حکومت قائم کرنا۔ اور وہ بھی توپ اور بم کے رعب سے نہیں بلکہ "دلوں" کو فتح کرنے سے۔ دلوں میں اسلام قائم کرنے سے۔ جسموں کو فتح کرنا تو کوئی مشکل نہیں آج ہم دیکھتے ہیں کہ جن اقوام کے پاس دنیوی اور مادی طاقتوں کے ذخیرے ہیں انہوں نے دوسرے ملکوں پر اپنی ان قوتوں کے بل پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ بے شک یہ اقوام اپنی محکوم اقوام کے جسموں پر قابض ہیں ان محکوم ملکوں کی دولت اور پیداوار پر ان کا قبضہ ہے لیکن کیا اس کو فتح کہہ سکتے ہیں کیا اس کو حقیقی قبضہ کہہ سکتے ہیں۔ آج تمام دنیا کی اقوام حتیٰ کہ افریقہ کی وحشی کہلانے والی اقوام بھی بیدار ہو چکی ہیں اور وہ بھی یکے بعد دیگرے ایسے قبضہ ایسی حکومت کے جوئے کو اپنے کندھوں سے اتار پھینک رہی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حاکم اقوام خود ان اقوام کو آزادی دے رہی ہیں جس کی وجہ یہی ہے کہ حاکم اقوام کا صرف ان لوگوں کے جسموں پر قبضہ ہوا تھا۔ ان کے دنیوی مالوں اور دنیوی سامانوں پر ان بڑی اقوام نے بالجبر قبضہ کر رکھا تھا

اور اس وقت تک قائم چلا آیا جب تک ان اقوام کے دل بیدار نہیں ہوئے تھے لیکن جب محکوم اقوام کے دل بیدار ہو گئے اور انہوں نے آزادی کا تقاضا شروع کیا تو باوجود لاکھوں رکاوٹیں ڈالنے کے باوجود بے پناہ مادی طاقتوں کی موجودگی کے جو ان بڑی اقوام کو حاصل تھیں وہ ان پر قابض نہیں رہ سکیں۔ آج افریقہ کا ہر چھوٹا بڑا ملک آزادی کے نشہ میں سرشار ہے۔ الجزائر کے حالات کو ہی دیکھئے فرانس نے کتنا زور نہیں لگایا کیا کچھ نہیں کیا۔ ملک میں پانی کی طرح خون کی ندیاں چلا دیں مگر چونکہ الجزائریوں کے دل بیدار ہو چکے تھے۔ انہوں نے اپنے جسم کٹوا دئے۔ اپنی جائیدادیں لٹوا دیں الغرض اپنا سب کچھ اس بازی پر لگا دیا اور خطروں اور مصائب سے ٹکرا کر اپنے دلوں کی پیروی کی۔ دلوں میں بیداری پیدا ہو چکی تھی۔ اس لئے اس میں بے پناہ قوتیں بھر گئی ہیں۔ دنیا کے تمام خطرناک اسلحہ دھرے کے دھرے رہ گئے اور فرانس کو الجزائریوں کے آگے جھکنا ہی پڑا۔

آج سے پچاس سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ ہندوستان سے انگریز کا راج چلا جائے گا؟ وہ انگریز جس کی حکومت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ وہ انگریز جسکی طاقت کے سامنے امریکہ اور روس تک لرزاں تھے۔ وہ انگریز ہندوستانی بے ہتھیار بظاہر کمزور اور ناتواں دلوں کے سامنے جھک گیا اور ایسا جھکا کہ خود ہی ہندوستان کو چھوڑ چھاڑ کر چلا گیا۔ ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں کہ اسی انگریز نے افریقہ کے کئی ممالک کو آزادی کا پروانہ دیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دوسری یورپی جابر اقوام نے بھی افریقہ سے طوعاً اور کرھاً اپنا بوریا بستر اٹھایا ہے تو بالواسطہ انگریزوں کی مثال ہی اسکی محرک ہوئی ہے کیونکہ انگریز دوسری اقوام کی نسبت زیادہ حساس ہے۔ صورت حالات کا صحیح اندازہ وہ دوسروں کی نسبت جلد کر سکتا ہے اس نے اپنی اس حس کی وجہ سے ہی بھانپ لیا تھا کہ اب محکوم دنیا دیر تک محکوم نہیں رہ سکتی۔ اب اس کا دل بیدار ہو چکا ہے۔

یہ دنیا کی وہ حکومتیں تھیں یہ وہ مادی حکومتیں تھیں جن کی پشتوں پر اب بھی تمام دنیوی اور مادی طاقتوں کا بل بوتہ ہے۔ اب بھی وہ چاہیں۔ خدا نہ کرے تو وہ از سر نو دنیا کو طاقت سے فتح کر سکتی ہیں۔ مگر وہ ایسا نہیں کریں گی کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ ایسا کرنا قطعاً سود مند نہیں ہے۔ اب وہ سمجھ گئی ہیں کہ جسموں پر حکومت کرنے سے دلوں پر حکومت کرنا بہتر ہے۔ اب وہ جان گئی ہیں کہ دلوں پر قابو پانا جسموں پر قابو پانے کی نسبت بدرجہا مفید ہے۔ اب وہ طاقت سے نہیں بلکہ اپنی آئیڈیالوجی کی طاقتوں کو آزما رہی ہیں۔ اب وہ مادی طاقت استعمال بھی کرتی ہیں تو عارضی طور پر لیکن مستقل طاقت وہ مادی طاقت کو نہیں سمجھتیں بلکہ آئیڈیالوجی کی طاقت کو مستقل سمجھتی ہیں اس لئے روس بھی امن چاہتا ہے اور امریکہ بھی امن چاہتا ہے۔ کیونکہ دونوں کا خیال ہے کہ امن ہی سے وہ اپنی آئیڈیالوجی دوسروں کے دلوں پر نقش کر سکتے ہیں۔ امریکہ ڈیموکریسی کا حامی ہے اور روس کمیونزم کا اس لئے اب دونوں طرف سے زیادہ سے زیادہ پراپیگنڈہ اپنی اپنی آئیڈیالوجی کے مطابق کیا جاتا ہے وہ جانتے ہیں کہ اگر کوئی ملک ان کی آئیڈیالوجی اختیار کرے گا تو وہ انہی میں سے ہو جائے گا۔ اس کا مال اس کا مال اور اس کی دولت اس کی دولت بن جائے گی۔

یہی اصول تھا جو مذہب نے پیش کیا تھا۔ یہی مذہب کا اصول ہے جس کو اسلام نے چند الفاظ میں اس طرح پیش کیا ہے کہ

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ
تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ

یعنی رشد غی سے ممتاز کر دی گئی ہے اس لئے دین میں کوئی جبر نہیں۔

یہ راستہ ہے جو جنت کو جاتا ہے اور یہ راستہ ہے جو دوزخ کو جاتا ہے جونسا راستہ چاہو اختیار کر لو۔ عقل کو استعمال کرو اور خوب اچھی طرح ٹھونک بجا کے دیکھ لو کہ کس راستہ پر چلنے سے تم فلاح حاصل کر سکتے ہو کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ تمہارا اپنا فیصلہ ہے۔ ہم جسموں کو نہیں چاہتے ہم تمہارے دلوں پر راج کرنا چاہتے ہیں۔ جب تمہارے دل ہمارے ہاتھ آ جائیں گے تو تم خود ہی سب کچھ ہمارے پاؤں میں ڈال دو گے۔

اسلام نے یہ اصول آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے واضح کیا تھا اور دنیا لڑتی جھگڑتی رہی۔ خون خرابہ کرتی رہی ناچار مسلمانوں کو بھی متاثر ہونا پڑا تا کہ اسلام کا یہ اصول پھیل جائے۔ اور آج دنیا نے اس اصول کی کچھ کچھ روشنی پائی ہے وہ سمجھ گئی ہے کہ حقیقی طاقت مادی طاقتوں میں نہیں بلکہ حقیقی طاقت دلوں میں ہے۔ چنانچہ آج ساری دنیا کی بڑی بڑی اقوام جسموں کی بجائے دلوں پر حکومت قائم کرنا چاہتی ہیں۔

اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے اسلام کے اس عظیم الشان اصول کو از سر نو اجاگر کیا ہے جماعت احمدیہ تمام دنیا پر اسلامی حکومت کا پھریرا لہرانا چاہتی ہے مگر وہ جسموں کو فتح کر کے نہیں بلکہ دلوں کو اسلام کے لئے فتح کر کے ایسا کرنا چاہتی ہے۔ وہ دنیا میں الٰہی حکومت کا سنگھاسن ایسی جگہ پر بچھانا چاہتی ہے جہاں سے اسکو دنیا کی کوئی طاقت پھر نہیں اتار سکتی۔ وہ جگہ دل ہے دل۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:-

"حکومت بھی ایک عمارت ہے جسکی اینٹیں افراد ہیں۔ حکومت کی عمارت افراد کے ساتھ ہی بنتی ہے کیا تم نے کبھی جنگلوں اور صحراؤں میں بھی کوئی حکومت دیکھی ہے۔ حکومت شہروں میں ہوتی ہے اس لئے حکومت نام ہے مجموعہ افراد کا۔ جب افراد مل جل کر کام کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں یہاں حکومت قائم ہے اور اگر تمام افراد مسلمان ہوں تو ان سے بنی ہوئی حکومت غیر مسلم کیسے ہو سکتی ہے مسلمان افراد سے جو حکومت بنے گی چاہے کوئی اسے غیر مسلم بنانے کے لئے

(باقی صفحہ پر)

ضروری اعلان

ان طلباء اور طالبات کی اطلاع کیلئے جو امسال پرانے کورس کا میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور جن کو اپنے طور پر کورس تیار کرنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر جو ماشاء اللہ انگریزی اور سوشل سٹڈیز میں خاص طور پر ماہر ہیں اور تیس سالہ تعلیمی تجربہ رکھتے ہیں ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ ٹیوشن کے خواہاں طلبا اور طالبات فوراً مجھ سے رابطہ قائم کر کے فائدہ اٹھائیں۔

محمد ابراہیم
ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

احمدیت کا پیغام

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۵)

احمدیوں کو دوسری جماعتوں سے علیحدہ رکھنے کی وجہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسی کسی جماعت کے بنانے کی ضرورت کیا تھی۔ یہی باتیں دوسرے مسلمانوں میں پھیلائی جانی چاہیئے تھیں۔ اس کا عقلی جواب یہ ہے کہ ایک کمانڈر انہی لوگوں کو لڑائی میں بھیج سکتا ہے جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں۔ جو لوگ فوج میں بھرتی نہیں وہ ان کو بھیج کس طرح سکتا ہے۔ اگر جماعت ہی کوئی نہ بنائی جاتی تو بانی سلسلہ احمدیہ کس سے کام لیتے۔ اور کس کو حکم دیتا۔ اور ان کے خلفاء کس سے کام لیتے اور کس کو حکم دیتے کیا وہ بازار میں پھرنا شروع کرتے اور ہر مسلمان کو پکڑ کر کہتے کہ آج فلاں جگہ اسلام کے لئے ضرورت ہے تو وہاں جا اور وہ آگے سے یہ جواب دیتا کہ میں تو آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور پھر اگلے آدمی کو جا پکڑتے۔ اور پھر اس سے اگلے آدمی کو جا پکڑتے۔ یہ ایک عقلی حقیقت ہے کہ جب کوئی منظم کام کرنا ہو۔ تو اسکے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بغیر ایسی جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو کہ جماعت تو بناتے لیکن سب میں ملے جلے رہتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والے کاموں کے لئے ہر شخص کہاں تیار ہوتا ہے۔ ایسے کام تو دیوانے ہی کیا کرتے ہیں۔ اور دیوانوں کو ہوشیاروں سے الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر ہوشیار دیوانوں کو بھی اپنے جیسا بنا لیں گے۔ تو پھر ایسے کام کون کرے گا۔ نیز دوسروں سے الگ رہنا خود بخود طبائع میں استعجاب پیدا کرتا ہے۔ اور آپ ہی لوگ اس کی کرید اور جستجو شروع کرتے ہیں۔ اور آخر ایک دن اسی چیز کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس کو مٹانے کے لئے وہ آگے بڑھتے ہیں۔ پس سارے اعتراضات قلت تدبر کا نتیجہ ہیں۔ اگر عقل سے کام لیا جائے تو سمجھ آ سکتا ہے۔ کہ اصل میں وہی طریقہ درست ہے جو احمدیت نے اختیار کیا ہے۔ اسی صحیح طریقے پر عمل کر کے وہ اسلام کے لئے قربانی کرنے والوں کی ایک جماعت پیدا کر سکی ہے۔ اور جب تک وہ اس طریق پر عمل کرتی رہے گی۔ روز بروز ایسے افراد کی تعداد کو بڑھاتی چلی جائیگی۔ یہاں تک کہ کفر محسوس کرے گا۔ کہ اب اسلام طاقت پکڑ گیا ہے اور وہ اسلام پر اپنی ساری طاقت کے ساتھ حملہ کرے گا۔ مگر حملے کا وقت گزر چکا ہوگا۔ میدان اسلام ہی کے ہاتھ رہے گا۔ اور کفر شکست کھا جائے گا۔ ہم سیاسی جدوجہد کرنے والوں کے راستہ میں روک نہیں بنتے۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ جب تک تمہاری سمجھ میں ہماری باتیں نہ آئیں۔ تم اپنا کام کرتے چلے جاؤ۔ لیکن ہم ان سے یہ بھی خواہش کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے راستہ سے نہ روکیں۔ اگر کسی کی سمجھ میں ان کا طریق اچھا معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ ہم میں آ ملے۔ ان کے طریق میں قربانی کم اور شہرت زیادہ ہے۔ اور ہمارے طریق میں قربانی زیادہ اور شہرت کم ہے۔ ان کو ان کا حصہ ملتا رہے گا۔ جن لوگوں کی نگاہ میں مغز اور حقیقت کے لحاظ سے اسلام کا قیام زیادہ ضروری ہوگا وہ ہم میں آ ملیں گے اور جو لوگ ظاہری بادشاہت کے شیدائی ہوں گے وہ ان میں جا ملیں گے لیکن ہم لڑیں کیوں اور جھگڑیں کیوں۔ دونوں ہی غم ملت میں تڑپ رہے ہیں۔ گو جدا جدا اعضاء میں ٹیس اٹھ رہی ہے۔ ان کے دماغوں میں درد ہے ہمارے دل اذیت پا رہے ہیں۔

یہ تو میں نے عقلی نقطہ نگاہ سے جواب دیا ہے اب میں روحانی نقطہ نگاہ سے جواب دیتا ہوں اور میرے نزدیک وہی نقطہ ہے :-

اس سوال کا روحانی جواب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت یہ ہے کہ جب کبھی دنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے۔ روحانیت اس سے مفقود ہو جاتی ہے۔ لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے آسمان سے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے۔ تا کہ اس کے کھوئے ہوئے بندوں کو پھر اس کی طرف واپس لائے اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دنیا میں قائم کرے۔ بعض دفعہ یہ مامورین شریعت ساتھ لاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ کسی پہلی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اور بار بار بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس رحم و کرم کی شناخت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ بہت بڑی شان رکھتا ہے۔ اور انسان اس کے مقابلہ میں ایک کیڑے سے بھی بدتر ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام کام حکمت سے پُر ہوتے ہیں۔ اور وہ کوئی کام بھی بلاوجہ اور بغیر فائدہ کے نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وما خلقنا السموات والارض
وما بینھما لاعبین (دخان)

یعنی ہم نے یہ زمین اور آسمان یونہی پیدا نہیں کئے۔ بلکہ ان کی پیدائش میں غرض رکھی ہے اور وہ غرض یہی ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرے اور اس کا مظہر بن کر دنیا کے ان لوگوں کو جو بلند پروازی کی طاقت نہیں رکھتے خدا تعالیٰ سے روشناس کرے۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک خدا تعالیٰ کی یہی سنت جاری رہی اور مختلف اوقات میں خدا تعالیٰ نے اپنے مختلف مظاہر اس دنیا میں مبعوث فرمائے۔ کبھی خدا تعالیٰ کی صفات آدمؑ کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں۔ کبھی نوحؑ کے ذریعہ جلوہ گر ہوئیں۔ کبھی ابراہیمی جسم میں سے وہ ظاہر ہوئیں تو کبھی موسوی جسم سے ہویدا ہوئیں۔ کبھی داؤدؑ نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دنیا کو دکھایا۔ تو کبھی مسیح نے اللہ تعالیٰ کے انوار کو اپنے وجود میں ظاہر کیا۔ سب سے آخر اور سب سے کامل طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو اجمالاً اور تفصیلاً انفرادی حیثیت سے بھی اجتماعی حیثیت سے بھی ایسی شان اور ایسے جلال کے ساتھ دنیا پر ظاہر کیا کہ پہلے انبیاء آپ کے شمسی وجود کے آگے ستاروں کی مانند ماند پڑ گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام شریعتیں ختم ہو گئیں اور تمام شریعت لانے والے انبیاء کی آمد کا رستہ بند کر دیا گیا۔ کسی جنبہ داری کی وجہ سے نہیں کسی لحاظ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسی شریعت لائے جو تمام حاجتوں کو پورا کرنے والی تھی جو چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تھی وہ تو پوری ہو گئی۔ لیکن بندوں کی طرف سے کوئی ضمانت نہیں تھی کہ وہ صحیح راستہ کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور اس سچی تعلیم کو نہیں بھولیں گے بلکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا تھا کہ

یدبر الامر من السماء
الی الارض ثم یعرج الیہ
فی یوم کان مقدارہ الف
سنۃ مما تعدون۔ (سجدہ)

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اس آخری کلام اور اپنی اس آخری شریعت کو آسمان سے زمین پر قائم کر دے گا۔ اور لوگوں کی مخالفت اس کے رستہ میں روک نہیں بنے گی۔ مگر پھر ایک عرصہ کے بعد یہ کلام آسمان پر چڑھنا شروع ہوگا۔ اور ایک ہزار سال میں یہ دنیا سے اٹھ جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قیام دین کو تین سو سال کا عرصہ قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر حدیث بیان کی جا چکی ہے۔ اور قرآن کریم بھی الٓمٓرٰ کے ذریعہ سے دو سو اکہتر سال کا عرصہ اس زمانہ کو قرار دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہزار سال تک دین کے آسمان پر چڑھنے کے عرصہ کو ملایا جائے تو یہ ۱۲۷۱ ہوتا ہے۔ گویا دنیا سے اسلام کی روح کے غائب ہو جانے کا زمانہ قرآن کریم کی رو سے ۱۲۷۱ سال ہے یا تیرھویں صدی کا آخر۔ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ضرور ایک ہادی اور راہ نما آیا کرتا ہے۔ تا کہ دنیا ہمیشہ کے لئے شیطان

غلط فہمیاں دور کرنے کا سامان

احمدیت سے متعلق لوگوں کے دلوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کے دور کرنے کا بڑا ذریعہ یہی ہے لوگوں کو احسن طور پر احمدیت سے روشناس کرایا جائے۔

آپ دوسرے احباب کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر بھی انہیں احمدیت سے روشناس کرا سکتے ہیں۔ اور ان کا غلط فہمیاں دور کرنے کا سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

کے قبضہ میں نہ چلی جائے اور خدا تعالیٰ کی حکومت ابدی طور پر دنیا سے مٹ نہ جائے۔ پس ضروری تھا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا۔ وہ کوئی ہوتا مگر آنا ضرور تھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ آدمؑ کے اتباع میں جب خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے ان کی خبر لی نوحؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے ان کی خبر لی۔ ابراہیمؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے ان کی خبر لی۔ موسیٰؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے انکی خبر لی۔ عیسےٰؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی لیکن سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت میں خرابی پیدا ہو تو خدا تعالیٰ اس کی خبر نہ لے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے متعلق تو یہ پیشگوئی تھی کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے آپؐ کی امت میں ہر صدی کے سر پہ ایک مجدد مبعوث ہوا کرے گا۔ کیا کوئی عقل اس کو تسلیم کر سکتی ہے کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے تو خدا تعالےٰ کی طرف سے مجددین ظاہر ہوتے رہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃِ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱) لیکن اس عظیم الشان فتنہ کے موقع پر جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب سے دنیا میں انبیاء آنے لگے ہیں وہ اس فتنہ کی خبر دیتے چلے آئے ہیں، کوئی مامور نہ آئے کوئی ہادی نہ آئے کوئی راہنما نہ آئے۔ مسلمانوں کو دینِ حقہ پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آواز بلند نہ کی جائے مسلمانوں کو تاریکی اور ظلمت کے گڑھے میں سے نکالنے کے لئے آسمان سے کوئی رسّی نہ گرائی جائے وہ خدا جو ابتدائے عالم سے اپنے رحم و کرم کے نمونے دکھاتا چلا آیا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اس کے رحم اور کرم کے دریا میں مزید جوش پیدا ہو گیا ہے نہ کہ اس کا رحم اور کرم مٹ گئے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کبھی بھی رحیم تھا تو امتِ محمدیہ کے لئے اس کو پہلے سے زیادہ رحیم ہونا چاہیئے۔ اگر خدا تعالےٰ کبھی بھی کریم تھا تو امتِ محمدیہ کے لئے اس کو پہلے سے زیادہ کریم ہونا چاہیئے اور یقیناً وہ ایسا ہی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث اس پر شاہد ہیں کہ امتِ محمدیہ میں جب کبھی خرابی پیدا ہو گی۔ خدا تعالےٰ اپنی طرف سے ہادی اور راہنما بھجواتا رہے گا خصوصاً اس

آخری زمانہ میں جبکہ دجال کا فتنہ ظاہر ہو گا۔ عیسائیت غالب آجائے گی۔ اسلام ظاہری طور پر مغلوب ہو جائے گا اور مسلمان دین کو چھوڑ بیٹھیں گے اور دوسری اقوام کے رسم و رواج کو اختیار کر لیں گے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک کامل مظہر ظاہر ہو گا اور اس زمانہ کی اصلاح کرے گا جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لا یبقیٰ من الاسلام الّا اسمہٗ و لا یبقیٰ من القراٰن الّا رسمہٗ (مشکوٰۃ کتاب العلم) یعنی اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی۔ اسلام کا مغز کہیں نظر نہ آئے گا۔ اور قرآن کے معنی کسی پر روشن نہ ہوں گے۔

پس اے عزیزو! سلسلہ احمدیہ کا قیام اسی سنتِ قدیمہ کے ماتحت ہوا ہے اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے انبیاء نے اس زمانہ کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ اگر مرزا صاحب کا انتخاب اس کام کے لئے مناسب نہ تھا تو یہ خدا تعالےٰ پر الزام ہے مرزا صاحب کا اس میں کیا قصور ہے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے اور کوئی راز اس سے پوشیدہ نہیں اور اس کے تمام کام حکمتوں سے پُر ہوتے ہیں تو پھر سمجھ لینا چاہیئے کہ مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتخاب ہی صحیح انتخاب تھا اور انہی کے ماننے میں مسلمانوں اور دنیا کی بہتری ہے۔ آپ کوئی نیا پیغام دنیا کے لئے نہیں لائے۔ مگر وہی پیغام جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سنایا تھا۔ مگر دنیا اسے بھول گئی۔ وہی پیغام جو قرآن کریم نے پیش کیا تھا مگر دنیا نے اس کی طرف سے منہ موڑ لیا اور وہ یہی پیغام ہے کہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ اس نے انسان کو اپنی محبت اور تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اپنی صفات کو اس کے ذریعہ سے ظاہر کرنے کے لئے اسے بنایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ واذ قال ربک للملٰٓئکۃ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃً (سورہ بقرہ) پس آدمؑ اور اس کی نسل خدا تعالیٰ کی خلیفہ یعنی اس کی نمایندہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے پس تمام بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق بنائیں اور جس طرح ایک نمائندہ اپنے تمام کاموں میں اپنے مؤکل کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے اور ایک غلام ہر نیا قدم اٹھانے سے پہلے اپنے آقا کی طرف دیکھتا

ہے اسی طرح انسان کا بھی فرض ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ اس کی ہر دم اور ہر کام میں راہنمائی کرے اور تمام چیزوں سے زیادہ وہ اسی کا محبوب ہو اور تمام باتوں میں وہ اسی پر توکل کرنے والا ہو۔ اور اسی فرض کو پورا کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آئے۔ اُن کا یہ کام تھا کہ وہ دنیا دار لوگوں کو دیندار بنائیں اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں جس تخت پر سے اتارنے کے لئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں۔

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو قشر کی بجائے مغز کی طرف توجہ دلائی اور اس بات پر زور دیا کہ احکام کا ظاہر بھی نہایت اہم اور ضروری ہے لیکن بغیر باطن کی طرف توجہ کرنے کے انسان کوئی ترقی نہیں کر سکتا چنانچہ آپ نے ایک جماعت قائم کی اور عہد بیعت میں یہ شرط مقرر کی کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ درحقیقت یہی مرض تھی جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھا رہی تھی باوجود اس کے کہ دنیا ان کے ہاتھوں سے چھوٹ چکی تھی پھر بھی دنیا ہی کی طرف اُن کی توجہ جاتی تھی۔ اسلام کی ترقی کے معنے ان کے نزدیک بادشاہتوں کا حصول رہ گیا تھا اور اسلام کی کامیابی کے معنے اُن کے نزدیک مسلمان کہلانے والوں کی تعلیم اور انکی تجارت کی ترقی تھی۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں اس لئے نہیں آئے تھے کہ لوگ مسلمان کہلانے لگ جائیں بلکہ آپ لوگوں کو حقیقی مسلمان بنانے آئے تھے جس کی تعریف قرآن کریم نے یہ فرمائی ہے کہ من اسلم وجھہٗ للّٰہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف

کر دے اور اپنی دنیوی حاجات کو دینی حاجات کے تابع کر دے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اسلام اور دیگر ادیان میں یہی فرق ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل نہ کرو نہ یہ کہتا ہے کہ تم تجارتیں نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت و حرفت نہ کرو نہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو۔ وہ صرف انسان کے نقطۂ نگاہ کو بدلتا ہے دنیا میں تمام کاموں کے دو نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں۔ ایک قشر سے مغز حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے اور ایک مغز سے قشر حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے جو شخص قشر سے مغز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے بلکہ اکثر وہ ناکام رہتا ہے لیکن جو شخص مغز حاصل کرتا ہے اس کو ساتھ ہی قشر بھی مل جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کی تمام جدوجہد دین کے لئے تھی لیکن یہ نہیں کہ وہ دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہوں۔ یہ تو ایک طبعی امر ہے جن لوگوں کو دین ملے گا دنیا لونڈی کی طرح ان کے پیچھے دوڑتی آئے گی۔ لیکن دنیا کے ساتھ دین کا ملنا ضروری نہیں۔ بسا اوقات وہ نہیں ملتا۔ بسا اوقات رہا سہا دین بھی ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء کے طریق پر چلتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حکم سے دین پر زور دینا شروع کیا جس وقت آپ ظاہر ہوئے مسلمانوں میں دو قسم کی تحریکیں جاری تھیں۔ ایک تحریک یہ تھی کہ مسلمان کمزور ہو چکے ہیں اس لئے انہیں دنیوی طاقت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دوسری تحریک آپ نے چلائی کہ ہم کو دین کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا انشاء اللہ ہمیں خود بخود دیدے گا +

(باقی)

اراضی ربوہ نزد تعلیم الاسلام کالج کی تقسیم

نئی اراضی نزد تعلیم الاسلام کالج کھاتہ نمبر ۳ چھنی کے پلاٹوں کی تقسیم جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے دوران کی گئی تھی۔ اس کے بعد خریداروں کی سہولت کے لئے نقشہ میں بعض اہم تبدیلیاں کرنا پڑیں۔ سڑکیں پہلے سے ڈیڑھ گنا چوڑی کر دی گئیں کھلی جگہ Open Spaces کے رقبہ میں ایزادی کر دی گئی ہے۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے مورخہ ۲۲، ۲۳ اکتوبر بروز سوموار و منگل بوقت ۸ بجے صبح تا ایک بجے بعد دوپہر اس اراضی کی دوبارہ الاٹمنٹ ہو گی۔ خریدار احباب وقت پر خود (یا اپنے نمائندہ کے ذریعہ) تشریف لا کر اپنے خریداری نمبر کے لحاظ سے زمین کا انتخاب فرمائیں۔ جو احباب تشریف نہ لا سکیں گے دفتر ان کے لئے ان کی خریداری نمبر کے مطابق بہترین قطعات الاٹ کر دے گا۔ اس کے بعد کسی کو حق نہیں ہو گا کہ اس الاٹمنٹ پر اعتراض کرے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی۔ ربوہ)

میرے بزرگ و محترم والد صاحب رضؓ

(از محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضؓ)

قبول احمدیت سے قبل کی زندگی۔

میرے والد محترم الحاج سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے اور سنہ ہجری کے مطابق ۸۷ سال کی عمر میں مورخہ ۲۶ فروری مطابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۹۶۲ء کی شب کو ہم سب کو داغ مفارقت دیکر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون سیرت کے لحاظ سے آپ بالکل اسم با مسمیٰ تھے یعنی حقیقی معنوں میں اللہ میاں کے عبد تھے اپنی تمام جسمانی، دماغی اور باطنی قوتیں اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور خلق خدا کی بھلائی کیلئے وقف کر رکھی تھیں اگرچہ ۱۹۱۵ء میں قبول احمدیت کے بعد ان کی طرز زندگی میں بہت بڑا انقلاب نمودار ہوا مگر اس سے قبل کی اڑتیس سالہ زندگی بھی بعض لحاظ سے ممتاز تھی سادہ زندگی اور اسلامی روایات سے محبت ان کی فطرت میں رچی ہوئی تھی ہم لوگ ابتداءً بمبئی رہتے تھے یہ وہ علاقہ ہے جہاں سب سے پہلے انگریزوں نے ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا اور اپنی تجارتی منڈی بنائی اسی وجہ سے وہاں کے باشندوں پر انگریزی تمدن کا اثر ہندوستان کے دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ تھا اور گزشتہ صدی میں جب کہ ہندوستان کے اکثر شرفاء داڑھی رکھتے تھے اور انگریزی لباس کو مکروہ خیال کرتے تھے اہل بمبئی داڑھی منڈانے اور کوٹ پتلون پہننے کے عادی تھے چنانچہ ہمارے دادا جان مرحوم بھی کوٹ پتلون اور ٹائی پہننے کے شائق اور داڑھی منڈوانے کے عادی تھے قبلہ والد صاحب نے جب جوانی کی منزل میں قدم رکھا تو داڑھی کو زیب رخسار کیا اور بجائے نکٹائی پہننے کے بند گلے کے کوٹ کو مرغوب خاطر کیا شوقین باپ نے جب بیٹے کی یہ سادہ اور پروقار ہیئت دیکھی تو انھیں ترغیب دلائی کہ اے فرزند یہ کیا وضع قطع بنا رکھی ہے رخساروں کو صاف کرو اور کھلے کالر کا کوٹ زیب تن کرو اور نکٹائی کو گریبان کی زینت بناؤ مگر باپ دادا جان کی متواتر ترغیب دہی کا بھی مطلقاً اثر نہ ہوا اور ان کے پائے ثبات کو قطعاً لغزش نہ ہوئی آخر دادا جان نے تھک کر نہ صرف ہار مان لی بلکہ کہا کہ جب میرا جوان بیٹا وہ وضع اختیار کرتا ہے جو مجھ جیسے ادھیڑ عمر والے کے لئے زیادہ موزوں ہے تو میں ہی اپنی اصلاح کیوں نہ کرلوں چنانچہ انھوں نے اس وقت سے داڑھی منڈوانا ترک کیا اور انگریزی وضع قطع کا کوٹ ترک کرکے بند کالر کا لمبا کوٹ پہننا شروع کیا جس کو ہم لوگ بمبئی کے اطراف کی اصطلاح میں ڈگلا کہتے ہیں گویا اگر دیکھا جائے تو دادا جان وہ پہلے شخص تھے جنہیں خود اباجان نے اپنے عمل اور اپنی مستقل مزاجی سے اپنا ہمنوا بنایا

قبولِ احمدیت کا اثر

احمدیت کو قبول کرنے کے بعد اباجان نے اس بات کو اچھی طرح محسوس کرلیا تھا کہ دین محض زبان سے احمدیت کے اقرار کا نام نہیں بلکہ معرفت الٰہی اور استقامت دین کے لئے شریعت اور طریقت کے ادنیٰ سے ادنیٰ رکن پر عمل کرنا اور نہ صرف عمل کرنا بلکہ اس پر مداومت اختیار کرنا ضروری ہے چنانچہ کثرت دعا و استغفار و نوافل کی ادائیگی اور نفلی روزوں کے رکھنے کے علاوہ انھوں نے ایک مرتبہ چھ ماہ تک مسلسل ایک دن کے وقفہ سے روزے رکھے اس ریاضت کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور اور بکثرت مطالعہ کیا فرمایا کرتے تھے کہ جو احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ متواتر نہیں کرتا اس کا ایمان کبھی مضبوط نہیں ہو سکتا ایک دفعہ چند کمزور احمدی نوجوانوں نے ان سے چند سوالات بحث کے رنگ میں کئے جن سے احمدیت کے بارے میں ان کے تذبذب الایمان کا اندیشہ ظاہر ہوتا تھا فرمایا کہ یہ سب حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو بغور اور بکثرت مطالعہ نہ کرنے کا نتیجہ ہے اور کہا کہ ایمان کبھی پختہ نہیں ہوسکتا جب تک نیت صالح کے ساتھ متواتر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ نہ کیا جائے

شب و روز کا پروگرام

میرا یہ خیال ہے کہ اگر اس زمانے میں جہاد بالسیف کی ضرورت و اجازت ہوتی والد صاحب مجاہدین کی صف اول میں ہوتے مگر چونکہ آپ پر یہ بات پوری طرح واضح ہو چکی تھی کہ اس زمانے میں جہاد بالسیف کی جگہ جہاد بالقلم یا جہاد بالقرآن نے لے لی ہے لہٰذا والد صاحب نے حتی المقدور اپنی تمام جسمانی اور دماغی قوتوں کو قلم اور قرآن کے ذریعہ جہاد کے لئے وقف کر دیا تھا میں جب اس پر غور کرتی ہوں تو حیرت ہوتی ہے ان کے شب و روز کے چوبیس گھنٹوں کا روزانہ پروگرام بھی ہمارے لئے سبق آموز ہے صبح اخیر شب میں اٹھنا اور تہجد کی نماز میں شغف پھر صبح کی اذان اور اذان کے وقت

بلا شور و شغب اس طرح جگاتے کہ اُن کی خوابگاہوں کی برقی روشنی باہر سے جلا دیتے تاکہ وہ جاگ اٹھیں اور صبح کی نماز میں شریک ہوں یہ سب اس لئے کہ وہ نماز باجماعت کے ثواب میں اپنے اہل خانہ کو ہر وقت اور ہر روز شامل کرنا چاہتے تھے اور چاہتے تھے کہ بھول کر بھی کوئی اس سے محروم نہ ہو پھر نماز اور درس قرآن اور درسِ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں تمام اہل خانہ کو شریک کرتے اور ایک ساعت آرام کے بعد ناشتہ نماز تسبیح و اشراق میں روزانہ صبح کا ایک حصہ صرف کرتے بعدہٗ دفتر میں جا کر بیٹھ جاتے اور وہاں بھی وقت کا بیشتر حصہ تبلیغی کام میں صرف کرتے میں نے کبھی ان کو دوپہر یا سہ پہر کو قیلولہ کرتے نہیں دیکھا بلکہ یہ وقت جب کہ علی الخصوص موسم گرما میں اکثر لوگ آرام کرنا ضروری خیال کرتے ہیں وہ ذکر الٰہی میں صرف کرتے بعد نماز عشاء دیر تک نوافل ادا کرتے یہاں تک کہ گھر کے تمام لوگ نیند کے غلبے سے سو جاتے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ وہ کب تک عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ہیں نوافل کے بعد جو کہ کافی رات گئے تک جاری رہتے وہ روزانہ کھانے کے کمرے میں بیٹھ جاتے یہ دراصل ان کا دارالتصنیف تھا یہاں ایک تیز روشنی والا برقی قمقمہ تھا جس کی روشنی میں روزانہ ایک بجے رات تک تصنیف و تالیف کا کام کرتے بمشکل چوبیس گھنٹے میں تین ساڑھے تین گھنٹے سوتے ہونگے میں نے کسی اتنا کم سونے والے کو دن کے باقی بیس گھنٹوں میں اتنا زیادہ چوکس نہیں پایا۔

موت کی یاد

میں نے اپنے آبائی مکان کے کھانے کے کمرے کا ذکر کیا یہ نہ صرف کھانے کا کمرہ اور والد صاحب کا دارالتصنیف تھا بلکہ اس کو ایک اور خصوصیت بھی حاصل تھی اس کمرے میں ایک بڑا سا میز تھا جس کے اردگرد بیٹھ کر تمام اہل خانہ دن میں تین دفعہ کھانا کھاتے تھے مگر اس طرح کہ پیر پھیلانے کی گنجائش نہ ہوتی کیونکہ میز کے نیچے ہر وقت ایک بڑا سا صندوق رکھا رہتا جو کہ اس لئے تھا کہ جونہی کوئی موصی عزیز فوت ہوتا اس کی نعش کو بعد تکفین اس میں بند کرکے امانتاً خاندانی قبرستان میں دفن کیا جاتا اور میز کے نیچے کی خالی جگہ میں فوراً ایک نیا خالی صندوق بنوا کر رکھ دیا جاتا تاکہ ہر بڑے چھوٹے کو دن میں تین دفعہ اپنی موت کی یاد تازہ کرنے کا موقع ملے۔

نماز میں حضور قلب

نماز میں ان کو وہ مرتبہ حاصل ہو چکا تھا جس میں کامل حضور قلب پیدا ہوتا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ نماز انھیں اپنی طرف اس طرح کھینچتی ہے کہ اس سے کھسکنے یا اکتانے یا اس میں خیالات کے پراگندہ ہونے کا شائبہ تک نہیں آپ اس منزل سے مدتوں آگے بڑھ چکے تھے جب کہ نماز بار بار گرتی ہے اور انسان اسے کوشش کرکے کھڑا کرتا ہے اپنی وفات سے بہت تھوڑا عرصہ قبل تک جب کہ ان کا شمار دراصل پیرفانی میں تھا میں نے دیکھا کہ وہ نماز کھڑے ہو کر ادا کرتے اور ایک دفعہ نیت باندھ کر کھڑے ہو جاتے تو اس طرح کھڑے رہتے کہ حیرت ہوتی اگر شغف نماز میں کھڑے رہنے کا مقابلہ ہوتا تو شاید لاکھوں نوجوانوں میں سے ایک بھی ایسا نہ نکلتا جو ان کی گرد کو پہنچتا اور پھر کھڑا رہنا بھی ایسا نہیں کہ کبھی ایک پیر پر زیادہ زور دیا اور کبھی دوسرے پیر پر بلکہ سیدھے ان کی نماز کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ خواہ کوئی بھی نماز کیوں نہ ہو اور خواہ اپنے ذاتی کمرے ہی میں نماز ادا کر رہے ہوں کوٹ ضرور پہنتے فرماتے نماز دراصل اللہ تعالیٰ کا دربار ہے کیا کوئی شخص جو اس کو حقیقتاً دربار الٰہی سمجھتا ہو یہ بے ادبی کر سکتا ہے کہ بغیر پوری طرح ملبوس ہونے کے اس دربار میں قدم رکھے جب کہ دنیوی بادشاہوں اور رؤساء کے دربار میں کوئی درباری نہیں جو کہ درباری لباس کے بغیر جانے کا خیال بھی لا سکے

نماز کی کثرت اور نماز میں مسلسل دیر دیر تک نیچے نظر جمانے کا ایک نتیجہ یہ ہوا تھا کہ مستقل طور پر ان کی گردن خمیدہ ہو گئی تھی لوگوں کی کمر عمر کے بوجھ سے خمیدہ ہوتی ہے مگر ان کا یہ حال تھا کہ عمر کے بوجھ کے باوجود ان کی کمر نوجوانوں سے زیادہ سیدھی اور مضبوط رہی مگر حضور قلب کے باعث گردن اس طرح خمیدہ ہوئی کہ جب کھڑے ہوتے تو مستقل طور پر نگاہ قدموں کی طرف رہتی۔

(باقی)

درخواست دعا

میں لمبے عرصے سے بعض امراض کی وجہ سے اور بعض پریشانیوں کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہوں۔

بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب کرام مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرمائے اور میری جملہ پریشانیوں اور محرومیوں کو دور فرمائے۔

(ظفر اسلام محلہ دارالصدر۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں احباب جماعت کا نہایت کامیاب اجتماع

کالج کے لئے قربانی کا شاندار مظاہرہ

مورخہ ۱۲ و ۱۳ اکتوبر کو گھٹیالیاں کالج کی انتظامیہ کمیٹی کے زیر اہتمام ضلع سیالکوٹ کی متعدد جماعتوں یعنی امارت ہائے داتا زید کا بدوملہی نارووال اور کھیوہ باجوہ کے احباب جماعت کا نہایت کامیاب اجتماع منعقد ہوا جس میں مرکزی علماء کے علاوہ کالج کے اساتذہ اور طلباء نے بھی تقاریر فرمائیں پہلے دن کی کارروائی میں جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ نے کالج کے متعلق بعض اہم امور کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور ان کے بعد کالج کے دو طلباء نذیر احمد خادم اور افتخار احمد ہی نے علم کی برکتیں اور دیہات میں اعلیٰ تعلیم کے موضوعات پر تقریریں کیں خطبہ جمعہ جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ارشاد فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت کو فرضیت نماز کی طرف توجہ دلائی اور پھر جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے علی الترتیب صحابیات کا اسوہ حسنہ اور تربیت اولاد پر نہایت احسن انداز میں روشنی ڈالی۔ اجلاس کے دوران میں ماسٹر محمد انور صاحب اور مبشر احمد صاحب باجوہ نے اپنی نظموں سے اور تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی رونق میں اضافہ کیا

دوسرے دن کے اجلاس میں جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل کالج گھٹیالیاں نے کالج کے حالات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے اساتذہ اور طلباء کی قربانیوں اور انہماک کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ بعض طلباء ۶، ۷ میل سے پیدل کالج میں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور بعض ایسے طلباء بھی ہیں جو اپنے گھروں میں باوجود عمدہ معیار رہائش کے یہاں کالج کے ایک ہی کمرے میں اقامت پذیر ہیں اور اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتے ہیں ان کی تقریر کے بعد جلسہ میں موجود بعض احباب نے اسی وقت کالج کی امداد کے لئے اپنے وعدے اور نقد رقوم پیش کرنی شروع کیں حتیٰ کہ ایک ہزار کے قریب وعدوں کی تعداد ہو گئی

اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مردوں کی تعداد تین ہزار سے متجاوز تھی اور مستورات بھی اڑھائی ہزار سے زائد تعداد میں آئی ہوئی تھیں۔ اجتماع کی تحریک جناب بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے عمل میں آئی اور انہی کی افتتاحی تقریر سے اس کا آغاز ہوا ان کے علاوہ چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ داتا زید کا۔ چوہدری عبداللہ خاں صاحب تلعہ سوبھا سنگھ اور چوہدری نصیر احمد صاحب ساکن پوہلہ مہاراں اور دوسرے بہت سے اصحاب نے اس اجلاس کی کامیابی میں نمایاں حصہ لیا۔

یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھٹیالیاں کی سرزمین پر پہلی دفعہ اتنے بڑے پیمانے پر منعقد ہوا دعا ہے کہ اللہ ہمارے نئے کالج کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی سے نوازے اور اس کے راستے سے تمام مشکلات دور فرمائے اس کے سٹاف اور طلباء بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں سے وافر حصہ پائیں۔

(خاکسار سیکرٹری کالج یونین۔)

قرارداد تعزیت

ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ و سٹاف احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شہر محترمہ سیدہ شوکت صاحبہ کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کرتی ہیں۔

مرحومہ نہایت خوش اخلاق اور ہمدرد بلند ہمت اور اعلیٰ مزاج خاتون تھیں سکول ہذا کی بنیاد رکھے جانے کے بعد آپ نے اسے اپنے خون و پسینے سے سینچا اور آخر دم تک اس سے والہانہ محبت رہی کسی کو مصیبت یا تکلیف میں دیکھتیں تو ہر ممکن طریق سے اس کی ہمدردی کرتیں۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے سٹاف و دیگر اہالیان شہر کے دلوں میں انتہائی عزت اور احترام کا درجہ رکھتی تھیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان پر اپنے بیش از بیش انعامات فرمائے۔ اور مرحومہ کی والدہ محترمہ کو جو کہ بہت ہی غمگین ہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز محترمہ مرحومہ کے دیگر لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ (الصورت ارشدی صدر لجنہ اماء اللہ)

ضروری اعلان

۱۔ احباب کرام منی آرڈر ارسال کرتے وقت منی آرڈر فارم کے کوپن پر چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان کا عیسائیت نمبر ٹھوس اور حقیقی مقالات پر مشتمل تیار ہو رہا ہے امید ہے کہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر احباب کو مل سکے گا۔ عام خریداروں کو بذریعہ ڈاک ۵ نومبر ۶۲ء کو مقررہ تاریخ پر روانہ ہوگا احباب مطلع رہیں۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

خاکسار کی خوشدامن بیگم صاحبہ مکرم محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی (حال مقیم راولپنڈی) بلڈ پریشر اور عارضہ قلب سے شدید بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں
(خاکسار عطاء الکریم شاہد۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے۔
(رائے شمشیر خان جوئیہ کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ہماری خاص ادویات

۱۔ کیوریٹو :۔ کھانسی، زکام، بخار، انفلوئنزا، نمونیہ، سر درد۔ کان درد۔ دانت درد اور دوسری پیدا ہونیوالی تمام شدید امراض کے لئے۔ ۲/۵۰

۲۔ بے بی ٹانک :۔ بچوں کی بدہضمی قے، اسہال، دانت نکالنے کی تکالیف کمزوری اور سوکھا پن کے لئے۔ ۳/-

۳۔ برین ٹانک :۔ دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کیلئے خصوصاً طلباء اور لکھنے پڑھنے والوں کے لئے ۳/-

۴۔ جنرل ٹانک :۔ دماغی اور اعصابی کمزوری و رنج و غم اور تفکرات کے بد اثرات کے لئے ۴/-

۵۔ سپیشل ٹانک :۔ جسمانی رطوبتوں بے اعتدالیوں یا کسی بیماری سے پیدا ہونیوالی کمی خون کمزوری اور خاص کمزوری کیلئے ۵/-

۶۔ لیکوریا :۔ لیکوریا (سیلان الرحم) کا مجرب علاج ۴/-

۷۔ مینسلین :۔ عورتوں کے خاص ایام کی درد۔ رکاوٹ اور بے قاعدگی وغیرہ کا علاج ۲/۵۰

۸۔ مینسلین :۔ اگر خون بکثرت آئے جلد جلد آئے یا دیر تک جاری رہے تو مینسلین نمبر ۲ استعمال کی جائے۔ ۲/۵۰

ایجنٹوں اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

* ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
* کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور۔

آپ کی پسندیدہ
ساڑھیاں
پرفیکشن ہاؤس ۲۔۴ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
(حسن ایڈورٹائزنگ)

ضرورت ہے

ایم این سنڈیکیٹ کے لئے دو تجربہ کار مالیوں کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کیساتھ جلد از جلد بھجوادیں۔
مرزا رفیق احمد۔ دفتر ایم این سنڈیکیٹ ربوہ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کتنا زور لگائے کہ اس عمارت کو کچی عمارت ثابت کرے وہ پکی عمارت ہی کہلائے گی اسی طرح کچی اینٹوں سے جو عمارت بنے گی چاہے کوئی کتنا زور لگائے کہ اسے پکی عمارت ثابت کرے وہ کچی عمارت ہی کہلائیگی اسی طرح اگر افراد مسلمان ہوں گے تو ان سے جو حکومت بنے گی چاہے اس کا نام کچھ رکھ لو وہ بہرحال اسلامی حکومت ہوگی جب حکومت کے بنانے والے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ہوں گے تو وہ حکومت غیر اسلامی کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس اسلامی حکومت کا قائم کرنا ہمارے اپنے اختیار میں ہے اسلامی حکومت کسی اور کے بنانے سے نہیں بنتی اگر ہم خود مسلمان بن جائیں گے تو حکومت بھی اسلامی بن جائے گی"۔

(الفضل ۱۰ $\frac{1}{62}$ صفحہ ۲)

اسی طرح ہم نے نہ صرف پاکستان میں نہ صرف ہندوستان میں نہ صرف ایشیا میں بلکہ ساری دنیا میں اسلامی حکومت قائم کرنی ہے۔ افریقہ میں بھی یورپ میں بھی۔ اور امریکہ میں بھی۔ ساری دنیا میں ہم نے اس کا آغاز کر دیا ہے ہم نے اپنی وسعت کے مطابق ہر پیس میں اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس کا ایک ظاہر نشان وہ مساجد ہیں جو ہم نے نہ صرف افریقہ۔ امریکہ اور دیگر ممالک میں تیار کی ہیں بلکہ اب یورپ کے دل "زیورچ" میں بھی حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ صاحبہ دام ظلہا بنت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے مسجد کی بنیاد رکھدی ہے۔ اس طرح ہم نے یورپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کے دین کی بنیاد رکھ دی ہے اس کی تکمیل اب ہمارے ذمہ ہے۔ آج جو دوست اس کے لئے انفاق کرتا ہے وہ گویا اس لشکر میں شامل ہے جس نے یورپ کے دل کو فتح کیا +

ٹیکہ مرغیاں

مورخہ $\frac{10}{62}$ ۱۹ بروز جمعہ سات بجے صبح مرغیوں کو ٹیکے کئے جائیں گے خواہشمند احباب فائدہ اٹھائیں۔

ڈاکٹر عبد الستار شاہ پنشنر
دار الرحمت غربی ۔ ربوہ

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پانچ دن کی خاموشی کے بعد بھارتی اور چینی دستوں میں ایک اور جھڑپ

ہزاروں بھارتی اور چینی سپاہی طاقت آزمائی کے لئے تیار کھڑے ہیں

نئی دہلی ۱۷ ر اکتوبر۔ بھارتی وزارتِ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں چین اور بھارت کے ہزاروں سپاہی طاقت آزمائی کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ پانچ دن کی خاموشی کے بعد چینی فوجوں نے پھر ڈھولا ایریا میں ایک بھارتی چوکی پر فائرنگ کی جس سے صورتِ حال دوبارہ مخدوش ہوگئی ہے۔

وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ بھارتی نوجوان نے بھی جوابی فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں چینی افواج پیچھے ہٹ گئیں۔ فائرنگ کے تبادلہ میں ایک چینی سپاہی ہلاک ہوا جس کی نعش کو چینی سپاہی چھوڑ کر بھاگ گئے اسے بعد میں بھارتی فوجیوں نے دفنایا۔ ترجمان نے بتایا کہ فائرنگ میں بھارت کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق چین اور بھارت کے درمیان گذشتہ بدھ کو جس علاقہ میں جھڑپ ہوئی تھی چین نے وہاں پر بھاری تعداد میں فوج اتار دی ہے۔

بھارت نے چین کے ساتھ دن بدن بگڑتے ہوئے تعلقات کے پیشِ نظر اپنے جنگی ہتھیار بنانے والے کارخانوں کی استعداد میں اضافہ کر دیا ہے اور انہیں زیادہ جنگی سامان تیار کرنے کا حکم دیا ہے دریں اثناء آج نئی دہلی میں بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن سرحدی صورت حال پر غور کرنے کے لئے وزیر داخلہ مسٹر لال بہادر شاستری۔ چیف آف سٹاف اور اعلیٰ سول اور فوجی افسروں کے ساتھ ہنگامی بات چیت کی۔ مسٹر مینن کو سرحدی صورت حال پر سخت تشویش لاحق ہے اور وہ اس کے تدارک کے لئے سرگرداں ہیں۔

منظور قادر کالج کا سنگ بنیاد رکھیں گے

پشاور ۱۷ ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے نامزد چیف جسٹس مسٹر منظور قادر ۲۸ر اکتوبر کو پشاور یونیورسٹی لاء کالج کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں!

اعلان برائے کرایہ دوکانات

اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ کے پاس گول بازار ربوہ میں متعدد دوکانات کرایہ کیلئے خالی ہیں کرایہ پر لینے والے احباب دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ میں آکر معلومات حاصل فرمالیں۔

دوکانات بڑے اچھے موقع پر ہیں۔ کاروبار بہت اچھا چلنے کا امکان ہے۔

خاکسار مرزا رفیق احمد

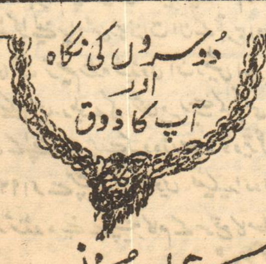

فرحت علی جیولرز

۲۹ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
فون نمبر ۲۶۲۳

پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔ ملتان ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے شیڈول ریٹس سر بمہر ٹینڈر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر ملتان $\frac{10}{62}$ ۳۰ کو بارہ بجے تک وصول کریں گے یہ ٹینڈر اسی روز سوا بارہ بجے کھولے جائیں گے

کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل
۱۔ ہیبہ میں درجہ چہارم کے ملازمین کے واسطے خستہ اور گرتے ہوئے دس یونٹ کوارٹرول کی از سرنو تعمیر۔	۲۵۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے	تین ماہ

۲۔ ٹینڈر لازماً مقررہ فارموں پر بھیجے جائیں جو ایک روپیہ فی فارم ناقابلِ واپسی کی ادائیگی پر زیر دستخطی کے دفتر سے $\frac{10}{62}$ ۳۰ کو گیارہ بجے تک مل سکتے ہیں۔

۳۔ مفصل ٹینڈر نوٹس مع شرائط و کوائف زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ٹینڈر دیں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہ ہوں اور ٹینڈر دینے کے خواہاں ہوں ان کو اپنے نام درج فہرست کرا لینے کے لئے $\frac{10}{62}$ ۲۷ سے پیشتر درخواست دینی چاہیئے ان کو اپنی درخواستوں کے ہمراہ سرٹیفکیٹس اور اسناد کی نقولی بھیجنی چاہئیں جو ان کے سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حیثیت کو ظاہر کرتی ہوں اور کسی گزیٹڈ افسر سے باقاعدہ تصدیق شدہ ہوں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر ملتان)

کمیونسٹ چین کی فوجوں نے لانگجو کی سرحدی چوکی پر دوبارہ قبضہ کر لیا

نئی دہلی میں چین کی تازہ پیش قدمی پر تشویش • بھارت کے مزید علاقے پر چین کا قبضہ ہو جانے کا امکان

نئی دہلی ۱۸ر اکتوبر۔ یہاں موصولہ اطلاعات کے مطابق چین نے بھارت کی شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں موضع لانگجو پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور جنوبی تبت کی طرف سے اس کی ہزاروں سپاہ بھارتی علاقے میں جمع ہو رہی ہے اس سے نئی دہلی میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ چین کو بھارتی افواج کے ساتھ خوفناک جنگ کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ اپنے عزائم پورے کرانے پر تلا ہوا ہے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق بھارت، تبت اور بھوٹان کے مثلث نما علاقے میں چینی افواج کی تعداد کئی ہزار ہو گئی ہے۔ اور وہ بھارتی افواج کے ممکنہ جوابی حملہ سے بے نیاز ہو کر اپنی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ یاد رہے کہ چین اور بھارت کا سرحدی تنازعہ ۱۹۵۹ء میں اس وقت شروع ہوا تھا جب چین نے لانگجو کے علاقہ پر قبضہ کر کے بھارتی افواج کو وہاں سے نکال باہر کیا تھا۔

اس وقت چین نے بھارت کی سرحدی چوکیوں کو لانگجو کے علاقہ سے پیچھے ہٹا کر گاؤں پر قبضہ کر لیا تھا۔ چینی مسلسل کئی ماہ تک لانگجو پر قابض رہے مگر بعد میں وہاں وبا پھوٹ پڑی جس کی وجہ سے ان کو یہ گاؤں خالی کرنا پڑ گیا۔

لانگجو کا گاؤں میک موہن لائن کے جنوب کی طرف واقع ہے جو بھارت کی شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کا علاقہ ہے۔ چینی افواج کے لانگجو سے چلے جانے کے بعد بھارت نے اس گاؤں کو آباد نہیں کیا۔ کیونکہ اس طرح اسے چین کے ساتھ جھڑپوں میں اضافہ ہونے کا ڈر تھا۔ چین نے حال ہی میں بھارتی سرحدی ایجنسی کے علاقہ ڈھول پر حملہ کرنے کے بعد لانگجو پر قبضہ کرنے کی دوسری فوجی کارروائی کی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چینی اپنی مسلح پیش قدمی روکنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا بلکہ میک موہن لائن کو بالکل توڑ کر بھارت کے بہت سے علاقہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

نئی دہلی کے روزنامہ "سٹیٹسمین" نے کل لانگجو پر چینی فوج کے قبضہ کی خبر کی تصدیق کی ہے۔ "سٹیٹسمین" کے وقائع نگار خصوصی نے گوہاٹی (آسام) سے اطلاع دی ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے روز چینی فوجوں کو لانگجو کے علاقہ میں مورچے سنبھالتے دیکھا گیا چینی حکام کا دعوٰے ہے کہ میک موہن لائن کو بین الاقوامی سرحد کی حیثیت حاصل نہیں ہے لانگجو کا گاؤں بھوٹان، تبت اور بھارت کی سرحدوں کے مقام اتصال سے ڈیڑھ سو میل دور مشرق میں واقع ہے۔ چین اس علاقے پر اپنی ملکیت کا دعوٰے کرتا ہے جبکہ بھارت کا دعوٰے ہے کہ چین نے دس ہزار مربع میل علاقے پر ناجائز طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔ چین نے بھارت کے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے اپنی فوجیں چین کی سرحد پر جمع کر رکھی ہیں۔ اور چین پر لگاتار حملے کر رہا ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اس کے ثبوت میں یہ دعوٰے پیش کیا ہے کہ بھارتی فوجوں نے تبت کے جنوبی علاقے پر حملہ کر کے گیارہ چینی سپاہیوں کو ہلاک کر دیا اور وہ چین کے علاقہ میں بڑھتی ہوئی دریائے کچیلانگ تک جا پہنچیں۔

چینی حکام نے حال ہی میں بھارت کا ایک مراسلہ شائع کیا ہے جس میں کہا گیا کہ کسی دھمکی یا دباؤ کی صورت میں بھارت مذاکرات پر آمادہ نہیں ہو گا۔ اس مراسلہ میں چین پر زور دیا گیا کہ سرحدی معاملات پر بات چیت کرنے سے پہلے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ سے تمام چینی افواج ہٹا لی جائیں۔ چین نے اس مراسلہ کا جواب دیتے ہوئے بھارت سے کہا تھا کہ وہ بات چیت کے لئے اپنا وفد ۱۵ر اکتوبر کو پیکنگ بھیج دے۔ اس کے ساتھ ہی چین نے یہ کہا تھا کہ چینی فوجوں کے انخلاء کا مطالبہ "قطعی طور پر ناقابلِ قبول" ہے +

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے پرسنٹیج ریٹ پر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کے مطابق سر بمہر ٹنڈر زیر دستخطی مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بعوض ایک روپیہ فی کاپی ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ یہ اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سرِ عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت معہ ٹنڈر پریمیم	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرایا جائیگا	تکمیل کی مدت
(i)	3-AEN کے سیکشن میں لاہور کے مقام پر ۲۷-۵ ٹائپ کوارٹر ۲۰ یونٹ مہیا کرنا (پروگرام ۶۳-۱۹۶۲ء)	۱۰۰۰۰/- روپے	۲۰۰۰/- روپے	چھ ماہ
(ii)	۲۷-۵ ٹائپ کوارٹر برائے اے ایس ایم ان مقامات پر ایک یونٹ مہیا کرنا۔ کوٹ مول چند۔ بابکوال۔ سری رام پورہ۔ نارنگ کھنڈ الدھیکے۔ جہتہ سوجا۔ بدوملہی۔ رعیہ خاص اور پیجووالی شاہدرہ نارووال سیکشن۔	۴۰۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے	،،
(iii)	3-AEN لاہور کے سیکشن میں سٹاف درجہ چہارم کے لئے (۲۶-E ٹائپ کوارٹر ۷۰ یونٹ مہیا کرنا (۶۳-۱۹۶۲ء)	۵۰،۰۰۰/- روپے	۲۰۰۰/- روپے	آٹھ ماہ

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹنڈر دیں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے نام کاغذات نامزدگی ہمراہ لا کر ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔ کاغذات ان کے تجربہ اور مالی حیثیت کے سرٹیفکیٹ ہوں۔

۳۔ مفصل شرائط دکوائف ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس اور پلان زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم یا کسی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ لیبر و میٹریل کے ہمراہ دینے چاہئیں اور ٹنڈر دینے سے پیشتر کام کے موقع کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لینا چاہئے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

درخواست دعا

مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کی اہلیہ محترمہ کا ۱۱۔ اکتوبر کو دوبارہ آپریشن ہوا ہے۔ آپ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

۲۔ میری چھوٹی لڑکی کا پچھلے دنوں گنگا رام ہسپتال لاہور میں گردہ کی پتھری کا آپریشن ہوا تھا۔ آپریشن تو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید محمود عالم
سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ

اشتہار

سابق تجربہ کار محکمہ ریلوے کے ریٹائرڈ یا فارغ شدہ دوستوں کی ضرورت ہے تا مفید کام کر سکیں۔

۱۔ تین احباب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر۔
۲۔ ایک دوست شنٹنگ جمعدار
۳۔ ،، کانٹے پر کام کرنے والا۔
۴۔ دو شنٹنگ پورٹرز
۵۔ ایک ٹرین کلرک
۶۔ چار دوست کیرج فٹر ریلوے
۷۔ ایک ٹرین ایگزیمینر

جن احباب کو مذکورہ بالا آسامیوں میں سے کسی آسامی کے حاصل کرنے میں دلچسپی ہو وہ خاکسار کو لکھیں یا ملیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۱